بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظرات

مسٹر نراد- سی- چودھری ہمارے ملک کے انگریزی زبان کے مشہور انشا پرداز اور سماج کے نقاد ہیں۔ ابھی حال میں موصوف کے ایک مضمون کا ترجمہ معزز معاصر صدقِ جدید کی دو اشاعتوں میں شائع ہوا ہے۔ جس میں انھوں نے توحید اور شرک- ہندوؤں کی احیائی ذہنیت اور فریب سکولرزم و جمہوریت پر اپنے خاص انداز میں گفتگو کرتے ہوئے لکھا ہے " ڈاکٹر ذاکر حسین- اگر وہ اپنے کو ایک مسلمان قرار دیتے ہیں تو انھیں رام لیلا کی تقریب میں شرکت کرتے ہوئے تسلیم کرنا چاہیے تھا کہ وہ شرک کا ارتکاب کر رہے ہیں یعنی انھیں خدا کے ساتھ ایک اور ہستی کے شامل کرنے کا احساس ہونا چاہیے تھا" فاضل مقالہ نگار کے اس فقرہ پر صدق کا نوٹ بھی ملاحظہ فرمائیے: ارشاد ہوتا ہے: "ہندوؤں مسیحیوں، پارسیوں، سکھوں وغیرہ کے کسی ایسے جلسہ میں شرکت عقیدۂ شرک کی مستلزم ہرگز نہیں" جیسا کہ انھوں نے خود ہی اس مضمون میں لکھا ہے۔ مسٹر نراد چودھری کو اپنے ہندو ہونے پر فخر ہے اور وہ گزشتہ پندرہ سولہ برسوں سے دیوتا پوجا کے عقیدہ کو ترک کر چکے ہیں۔ اب ذرا سوچیے کیا " انقلابات ہیں زمانہ کے " ایک ہندو اپنے بڑ کی ایک مذہبی تقریب میں شرکت کو برملا شرک کہہ رہا ہے۔ لیکن ایک سربرآوردہ مسلمان اُس میں کھلم کھلا شریک ہوتا اور دوسرا مسلمان جو ماشاءاللہ مفسرِ قرآن بھی ہے اس شرکت کو شرک تسلیم کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں ! ایک مشہور اور چلا ہوا مصرعہ ہے: "میں ہوا کافر تو وہ کافر مسلماں ہو گیا"
کسی شاعرانہ نکتہ سنجی کے لئے کب کوئی ایسی تلمیح طبع پیدا ہوئی ہوگی !